خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۳۶ | اتوار-۱۱ رمضان-۱۴۱۵ھ '۱۲- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۱۲- فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کرنے والے کو حقیقی مرادیابی حاصل ہوتی ہے

جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے، جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والے کو ملتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مشکلات سے مت ڈرو خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت اور بے عزتی اٹھانے کے لئے تیار رہو۔ تا خدا تعالیٰ تمہارے مصائب کو دور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو۔

(صاحب ایمان) وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے۔ جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے وطن، احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے۔ اب چاہئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ جو صادق نہیں وہ آج نہیں۔ کل چلا جائے گا اور اس سلسلہ سے الگ ہو کر رہے گا مگر صادق کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۰۲)

گھروں میں صفائی کا اہتمام کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

عورت کو اپنے گھر میں، رہن سہن میں ایسا پیارا بن کر رہنا چاہئے اور ایسا صاف ستھرا پاکیزہ ماحول پیدا کرنا چاہئے کہ صرف خاوند کے لئے سکینت کا سامان نہ ہو بلکہ سب عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے وہ گھر جنت نشان بن جائے۔ وہ آئیں اور وہاں تسکین پائیں اور جنت کے نمونے دیکھیں اور گھر معاشرے کا مرکز ہو نہ کہ بیرونی معاشرہ گھروں کا مرکز بن جائے۔

پس اس پہلو سے خواتین کو بھی توجہ کرنی چاہئے اور صاف ستھرا رہنا چاہئے پاکیزہ رہنا چاہئے۔ گھر سے بدبو کو دور کرنا چاہئے۔ بعض بیچاری غریب عورتیں مجبور ہیں۔ کپڑے بھی زیادہ نہیں ہوتے، پھر پیاز کاٹے، کھانا پکایا، اس کی بو بدن میں رچ گئی، کپڑوں میں رچ گئی لیکن جو نظیف طبیعت کی عورتیں ہیں۔ وہ پھر بھی صاف رہتی ہیں۔ پس یہ ہو سکتا ہے۔ غربت حائل نہیں ہو سکتی۔ بعض خواتین کو میں نے دیکھا ہے وہ پیاز کو پانی کے اندر رکھ کر کاٹتی ہیں۔ باہر نہیں کاٹتیں کیونکہ اس سے ایک تو پیاز کے جو بخارات ہیں وہ آنکھوں کو تنگ نہیں کرتے اور آنسو نہیں گرتے۔ آنکھوں میں سوزش نہیں پیدا ہوتی۔ دوسرے اس کی بدبو جسم پر نہیں پھیلتی۔ پانی کے اندر ہی رہ جاتی ہے تو اگر ایک انسان سلیقے کے ساتھ رہنا چاہے تو غربت میں بھی رہ سکتا ہے۔ ایک غریب خاندان کے متعلق مجھے ذاتی طور پر علم ہے، بہت پرانی بات ہے۔ جب مجھے علم ہوا اور میں نے پوچھ کر دیکھا تو واقعۃً یہ بات درست نکلی کہ ان بچوں کے ماں باپ نے یہ دستور بنایا تھا کہ روزانہ اپنے کپڑے دھو کر ڈالتے تھے اور بچوں کو بھی یہ سکھایا تھا کہ جب واپس آؤ تو دھلا ہوا کپڑا جو ماں نے تیار رکھا ہوتا تھا وہ پہنو اور سکول کا کپڑا دھوؤ۔ اب یہ ہو سکتا ہے کہ بعضوں کے لئے تکلیف مالایطاق ہو لیکن نمونہ ضرور ہے کہ غربت میں بھی انسان صاف رہ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے ساری باتیں چل رہی ہیں۔ آپ کی طرز بودوباش نہایت غریبانہ تھی اور کپڑے خود سیتے تھے۔ پیوند لگا لیا کرتے تھے مگر پاکیزہ بدن، پاکیزہ لباس صاف ستھرا خوشبو سے معطر، یہ

باقی صفحہ ۷ پر

دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

طاہرہائی سکول کا شاندار نتیجہ

○ گیمبیا کے طاہرہائی سکول نے اس سال شاندار نتائج حاصل کئے ہیں۔ کالج کے پرنسپل سید جلید احمد نے بتایا کہ اس سکول کے ۸۰ طلباء نے امتحان دیا۔ ان میں سے آٹھ نے فرسٹ ڈویژن دو نے سیکنڈ ڈویژن اور ۳۱ نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی۔

(ڈیلی آبزرور ۳۱- اکتوبر ۹۴ء- گیمبیا)

تقریب نکاح ورخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ مبارکہ طیبہ صاحبہ بنت محترم مسعود احمد خورشید صاحب آف کراچی کا نکاح بتاریخ ۲۱- جنوری ۹۵ء کو کراچی میں مکرم محمد وسیم صاحب آف گلشن اقبال کراچی سے مکرم مظہر اقبال صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ مورخہ ۲۵- جنوری ۹۵ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے دعا کروائی۔ ۲۶- جنوری ۹۵ء کو عثمانیہ ریسٹورینٹ گلشن اقبال میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس کے اختتام پر مکرم مسعود احمد صاحب خورشید نے دعا کروائی۔ عزیزہ مبارکہ طیبہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی اور مکرم محمد وسیم صاحب مکرم ڈاکٹر محمد اعظم صاحب آف ساہیوال کے بیٹے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بناوے۔

موسم گرما کی سبزیوں کے بیج

○ موسم گرما کی سبزیوں کے بیج وکالت زراعت سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ 10 روپے۔

(وکالت زراعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۲- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۱۲- فروری ۱۹۹۵ء

مخلوق کی نفع رسانی

مخلوق کے ساتھ تعلق کے سلسلے میں دو ارشادات پیش کئے جاتے ہیں ایک حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ارشاد ہے اور دوسرا ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آتا ہے اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے۔ لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ اور لاابالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا"۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ارشاد:

"انسان کو جو اجر بھی ملتا ہے وہ سب خدا کی طرف سے انعام اور احسان ہوتا ہے۔ اگر کوئی انسان اس پر بے جا فخر کرے اور وہ دوسروں پر جن کو وہ چیز نہیں ملتی ہنسی اور ٹھٹھا کرے تو پھر اس سے بھی وہ چھین لی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچے کو کوئی مٹھائی یا اور کوئی ایسی چیز دی جائے جس کا دوسرے بیمار بچے کو دینا مناسب نہ ہو اور وہ بچہ اس بیمار کے پاس جائے اور اس کو وہ چیز دکھا دکھا کر چڑائے اور رلائے تو ماں باپ ہرگز یہ پسند نہیں کریں گے کہ اس کے پاس وہ چیز رہنے دیں بلکہ اس سے فوراً چھین لیں گے تاکہ دوسرے بچے کو تنگ نہ کرے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو خدا تعالیٰ نے کوئی درجہ یا مرتبہ دیا ہو یا کوئی اور انعام اس پر کیا ہو اور وہ اس پر فخر کرکے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کو چڑائے اور ان کی تذلیل و تحقیر کرے تو خداوند کریم بھی جو اپنی مخلوق کے ساتھ ماں باپ سے بھی کہیں زیادہ محبت اور پیار رکھتا ہے اس سے اپنے انعام واپس لے لیتا ہے تاکہ وہ اس کی مخلوق کی تحقیر نہ کر سکے"

ان میں سے ایک ارشاد میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ مخلوق کے ساتھ شفقت کرنی چاہئے اور کہ ہر وہ شخص جو مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس ارادہ کو پورا کرنے کی توفیق دے دیتا ہے اور اس کی عمر دراز کرتا ہے۔ پس مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کرنا اور اس پر شفقت کرنا یہ دو باتیں اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند ہیں کہ یا تو وہ ایسا کرنے والے کو زیادہ سال دے دیتا ہے۔ یا اس کی یاد دیر تک قائم رکھتا ہے۔

دوسرے ارشاد میں اس کا دوسرا پہلو بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو مخلوق کی تحقیر کرتا ہے اس سے وہ انعامات چھین لئے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کئے ہوں۔ سب پر دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ایک جیسے انعامات تو نہیں۔ کسی کو کچھ ملتا ہے کسی کو کچھ۔ لیکن اگر کوئی شخص جو کچھ اسے ملا ہے اس پر فخر کرتا ہوا دوسروں کی تحقیر کرے تو اللہ تعالیٰ کو یہ بات نہایت ناپسندیدہ ہے۔ اور جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ماں باپ سے بھی کہیں زیادہ محبت اور پیار کرتا ہے وہ جب دیکھتا ہے کہ اس کے کسی بندے کو چڑایا جا رہا ہے اور اس پر اپنی برتری ظاہر کی جا رہی ہے اور وہ بھی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چڑانے والے پر انعامات کئے ہوئے ہیں تو وہ اس بندے سے انعامات واپس لے لیتا ہے تاکہ اس کی مخلوق کی تحقیر نہ کی جا سکے۔

کچھ تو ایسی بات کر افسانہ رہ جائے ترا
کچھ تو ایسی بات کر پہچان لے دنیا تجھے
تُو ہجوم اندر ہجوم اس طرح کیوں گُم ہو گیا
تیز چل اور اس طرح چل مان لے دنیا تجھے

ابوالاقبال

○

اس میں پوشیدہ ہے اک جذب و اثر کا پہلو
آزماؤ تو کبھی اپنی نظر کا پہلو

کتنا تاریک ہے یہ خُوئے بشر کا پہلو
ڈھونڈ لیتا ہے ہر ایک خیر میں شر کا پہلو

حال اس کا دلِ عشّاق سے پوچھے کوئی
کتنا پُرکیف ہے دزدیدہ نظر کا پہلو

دل کے جذبات تہہ دل میں اتر جاتے ہیں
پُرکشش کتنا ہے یہ تارِ نظر کا پہلو

حسنِ بے پردہ نظر آئے تو نظریں جھک جائیں
حق کو محبوب ہے یہ غضِّ بصر کا پہلو

سعی پیہم نے اسے ڈھونڈ نکالا آخر
چشمِ انساں سے جو پنہاں تھا قمر کا پہلو

قول برحق تھا ہوا وقت پر اپنے پورا
کیسا تاریک ہوا شمس و قمر کا پہلو

فہم و ادراک سے بالا ہیں کمالاتِ بشر
ہے نہاں مجھ سے بھی خود میرے ہنر کا پہلو

حق رسانی سے کبھی باز نہیں رہ سکتا
گرچہ اس میں نظر آتا ہے ضرر کا پہلو

جب اطاعت کا عمل روح میں رچ جائے سلیم
تب دعا میں نظر آتا ہے اثر کا پہلو

سلیم شاہجہانپوری

اطاعت اس طرح ہونی چاہئے کہ اگر ایک حکم کسی کو دیا جاوے تو خواہ اس کو مقابلہ پر دشمن کیسا ہی لالچ اور طمع کیوں نہ دیوے یا کیسی ہی عجز۔ انکساری اور خوشامد درآمد کیوں نہ کرے مگر اس حکم پر ان باتوں میں سے کسی کو بھی ترجیح نہ دینی چاہئے اور کبھی اس کی طرف التفات نہ کرنی چاہئے۔ سیرت اور خصلت اس قسم کی ہونی چاہئے کہ جس سے دوسرے آدمی پر اثر پڑے اور سمجھے کہ ان لوگوں میں واقعی طور پر اطاعت کی روح ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

عاشقاں در عظمتِ مولیٰ فنا
غرقۂ دریائے توحید از وفا!

عاشق مولیٰ کی عظمت میں فنا ہیں۔ اور وفاداری کی وجہ سے دریائے توحید میں غرق ہیں

کین و مہرِ شاں ہمہ بہرِ خداست
قہرِ شاں گر ہست آں قہرِ نداست

ان کی دشمنی اور دوستی سب خدا کے لئے ہے۔ اگر ان کو غصہ بھی آتا ہے تو وہ خدا ہی کا غصہ ہے۔

آنکہ در عشقِ اَحد محو و فناست
ہرچہ زُو آید ز ذاتِ کبریاست

جو خدا کے عشق میں فانی اور محو ہے جو کچھ بھی اس سے ظاہر ہوتا ہے وہ ذات کبریا ہی کی طرف سے ہے

فانی است و تیر اُو تیرِ حق است
صیدِ اُو دراصل نخچیرِ حق است

وہ فانی ہے اور اس کا تیر خدا کا تیر ہے اور اس کا شکار دراصل خدا کا شکار ہے

آنچہ مے باشد خدارا از صفات
جود دمد در فانیاں آں پاک ذات

خدا تعالیٰ کی جو صفات ہیں وہ پاک ذات ان صفات کو فانی فی اللہ لوگوں میں خود پھونک دیتا ہے

خوئے حق گردد در ایشاں آشکار
از جمال و از جلالِ کردگار

خدا کی صفات ان سے ظاہر ہونے لگتی ہیں خواہ وہ جمالی ہوں یا جلالی

لطفِ شاں لطفِ خدا ہم قہرِ شاں
قہرِ حق گردد نہ ہمچوں دیگراں!

ان کا لطف خدا کا لطف ہے اور ان کا قہر خدا کا قہر ہو جاتا ہے دوسروں کی طرح ان کا معاملہ نہیں ہے

فانیاں ہستند از خود دُور تر
چوں ملایک کارکن از داد گر!

یہ فانی لوگ اپنی خودی سے بالکل دور ہیں وہ فرشتوں کی طرح خدائے منصف کے کارندے ہیں

گر فرشتہ قبضِ جانے مے کند
یا کرم بر ناتوانے مے کند

اگر فرشتہ کسی کی جان نکالتا ہے یا کسی کمزور پر مہربانی کرتا ہے

ایں ہمہ سختی و نرمی از خداست
اُو زِ خواہشہائے نفسِ خود جداست

تو یہ سختی اور نرمی خدا ہی طرف سے ہوتی ہے۔ فرشتہ تو اپنی نفسانی خواہشوں سے بالکل الگ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ عاشق صادق کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اسے اپنے محبوب سے ایسی محبت ہوتی ہے کہ وہ اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کا محبوب محبت کی نظر ڈالتا ہے یا کسی بات پر اس سے غصے کا اظہار کرتا ہے وہ صرف اتنا جانتا ہے کہ اس کا محبوب اس کا محبوب ہے اور وہ جو چاہے کرے۔ اور اس کا محبوب ملامت کرے تب بھی وہ اس کو پسند کرتا ہے اور اس کو اچھا سمجھے اور اسے شاباش دے تب بھی اس کی محبت قائم رہتی ہے۔

گویا کہ محبت کو اس طرح جذبات سے وابستہ نہیں کرتا کہ دوسری طرف سے بھی محبت ہی ملے تو محبت جاری رکھی جائے اسے تو محبوب سے پیار ہوتا ہے اور محبوب کی ہربات اسے دل پسند ہوتی ہے اس کا غصہ بھی اس کے لئے دل پسند ہے اور اس کی محبت بھی۔ اس کی طرف سے ملامت بھی اور اس کی طرف سے شاباش کا ملنا بھی۔ بات دراصل یہ ہوتی ہے کہ محبوب کا چہرہ عاشق صادق کو اتنا پسند ہوتا ہے کہ وہ اس پر اپنی دل و جان اور اپنا دین تک قربان کر ڈالتا ہے۔ وہ اس کی ہربات سے راضی رہتا ہے اور اس کی ہربات پر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ دن رات اسے کسی اور سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ وہ صرف اور صرف اپنے محبوب سے کام رکھتا ہے۔ اسی سے محبت اور پیار کرتا ہے۔ اور اس کا دل اور اس کی جان دراصل وہی محبوب ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس کا دل اور اس کی جان اس کا محبوب ہی ہوتا ہے اس لئے محبوب کی کوئی بات بھی اسے ناپسند نہیں ہوتی۔ اسے ہر وقت یاد رکھتا ہے اور اس کی یاد کے علاوہ باقی سب چیزوں کو بھول جاتا ہے۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ عشق کے یہی طور طریق ہیں۔ جس کسی کو کسی سے عشق ہوتا ہے وہ اپنے جذبات کی بھی قربانی دیتا ہے اور اپنے جان و مال کی بھی اس کی ہر امنگ اور اس کی ہر امید اس کے محبوب سے وابستہ ہوتی ہے اور محبوب کی ہربات اسے دلپسند ہوتی ہے یہ ہے عشقِ حقیقی۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہی عشق کرنے کی ضرورت ہے عاشقِ صادق کے لئے اسی قسم کا عشق اور محبت شایان شان ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کسی حصہ دار کو پسند نہیں کرتا۔ اگر انسان کچھ خدا کے لئے ہو اور کچھ کسی اور کے لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنا حصہ بھی اسی دوسرے کو دے دیتا ہوں۔

پس ان اشعار کے مطابق ہماری محبت بے لوث ہونی چاہئے۔ ہمیں ہمیشہ خدا تعالیٰ پر نظر رکھنی چاہئے۔ اور ہمیں ہر حال میں راضی برضا رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جس حال میں رکھے ہمیں اسی میں خوش و خرم رہنا چاہئے یہی اللہ تعالیٰ سے حقیقی محبت کا راز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

بے دین اور دین سے متنفر ہی بچہ ہو گا (سوائے اس کے کہ اللہ جو چاہے) جس کے والدین اس کے سامنے دین کا استخفاف کرتے ہوں۔ ماں اگر نماز نہیں پڑھتی نماز کے اوقات کا احترام ملحوظ نہیں رکھتی تو ضرور ہے کہ بیٹا بھی بڑا ہو کر ایسا ہی کرے۔ جس بچے کے ماں باپ نمازی ہوں میں نے اکثر دیکھا ہے کہ وہ باوجود کچھ نہ سمجھنے کے اسی طرح نماز کے وقت پر نماز کی رکعتیں پڑھتے ہیں۔ یہ عادت ایسی مبارک ہے کہ جوانی میں آخر کام آتی ہے اور یہ ابتدائی بیج اپنے اندر ایسے خوشگوار ثمرات رکھتا ہے کہ بڑی عمر میں ڈھیروں روپیہ خرچ کرنے پر بھی حاصل نہیں ہوتا۔

جب کوئی چیز آئے تو ماں بچے کو سکھائے کہ یہ اللہ میاں نے بھجوائی ہے۔ جو ہمیں رزق دیتا ہے۔ ہماری حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس کا شکریہ ادا کریں۔

بچہ کھانے پینے بیٹھے ماں باتوں ہی باتوں میں اسے سمجھا سکتی ہے کہ یہ کھانا کتنی محنت اور کس قدر تبدیلیوں کے بعد تیرے سامنے آیا ہے۔ حالانکہ تجھے کچھ بھی محنت نہیں کرنی پڑی۔ یہ سب اس پاک مولا کا احسان ہے جس نے اول ان چیزوں کو پیدا کیا پھر ایسے اسباب مہیا کئے کہ وہ تیرے لئے تیار ہو۔ اور اب وہی پاک ذات ہے جو تیرے لئے اسے نافع بنائے۔

اسی طرح مائیں اگر چاہیں تو بچوں کو سوتے وقت تارے، چاند اور آسمان، دن کو دوسرے نظارہ ہائے قدرت کی طرف متوجہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلا سکتی ہیں۔

میں احمدی ماؤں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ننھے بچوں میں خدا پرستی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ وہ انہیں لغو مخرب اخلاق اور بے سروپا کہانیاں سنانے کی بجائے نتیجہ خیز مفید اور دین دار بنانے والے قصے سنائیں۔ ان کے سامنے ہرگز ایسی کوئی بات چیت نہ کریں جس سے کسی بد خلق کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ بچہ اگر نادانی سے کوئی بات خلاف مذہب (۔) کہتا ہے یا کرتا ہے اسے فوراً روکا جائے اور ہر وقت اس بات کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے قلب میں جاگزیں ہو۔

اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو۔ ان کو آزاد نہ ہونے دو۔ کہ وہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں۔ ان کے کاموں کو انضباط کے اندر رکھو۔ اور ہر وقت نگرانی رکھو۔ اپنے ننھے بچوں کو اپنی نوکرانیوں کے سپرد کر کے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

اندازہ لگائیے کہ کوئی درخت اتنی دیر تک اپنی جڑوں پر قائم رہ سکتا ہے اور آپ اس کے متعلق یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ درخت ابھی زندہ ہے۔ اگر آپ پہاڑوں پر گئے ہوں اور جنگلوں میں گھومے ہوں تو یقیناً آپ نے کئی ایسے درخت دیکھے ہوں گے جن کے متعلق آپ سوچتے ہوں گے کہ بہت پرانا ہے۔ لیکن اگر پوچھا جائے کہ آپ اسے کتنا پرانا سمجھتے ہیں تو شائد آپ سینکڑوں سالوں کی بات کر سکیں۔ دو سو سال تین سو سال یا اس کے قریب قریب۔

یہ ممکن ہے کہ آپ نے یہ بات گذشتہ دنوں سنی ہو کہ آسٹریلیا میں ایک پہاڑی پر ایک ایسا درخت موجود ہے جو ساڑھے چار ہزار سال پرانا ہے۔ یعنی جس کی عمر ساڑھے چار ہزار سال ہے اور جب سے یہ بات معلوم ہوئی اس وقت سے لے کر اب تک یہی سمجھا جاتا رہا کہ یہ درخت دنیا میں سب سے زیادہ پرانا ہے۔ لیکن اب تسمانیہ (آسٹریلیا) میں ایک درخت پایا گیا ہے جس کی عمر ساڑھے دس ہزار سال ہے۔ شائد آپ جانتے ہی ہوں کہ درختوں کی عمر معلوم کرنے کے لئے یہ طریق رائج رہا ہے کہ اس کاٹ کر اس کے تنے کے چھلے گنے جاتے ہیں۔ چھلوں کے مطابق اس کی عمر ہوتی ہے۔ لیکن اب ایک نئی بات سامنے آئی ہے۔ اور وہ یہ کہ درخت کی عمر معلوم کرنے کے لئے اور چھلے گننے کے لئے درخت کو کاٹنے کی ضرورت نہیں۔ ایک لمبی سی سوئی درخت کے اندر داخل کر دی جاتی ہے اور وہ اپنے ساتھ اس کا گودا لے کر اس طرح باہر آتی ہے کہ تمام چھلے گنے جا سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس سوئی کے ذریعے یہ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اس درخت کے لئے کون سا سال اچھا تھا اور کون سا برا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ درخت کی ساری زندگی پر ایک نظر دوڑائی جا سکتی ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ فلاں فلاں سال میں اس کے سوکھنے کے آثار پیدا ہو گئے تھے لیکن پھر ہرا ہو گیا۔ یا فلاں فلاں سال میں یہ خوب پھلا پھولا۔ گویا کہ اس سوئی نے ایک تو درخت کو کاٹنے کی زحمت سے بچا لیا اور دوسرے یہ کہ نہ صرف اس کے ذریعے چھلے گنے جا سکتے ہیں۔ بلکہ درخت کی ساری عمر پر غور کر کے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کب کب اس کے لئے اچھا ایام تھے اور کب کب اس پر برے ایام آئے۔

یہ ایک نئی بات ہے اور جو لوگ جنگلوں کی حفاظت پر متعین ہوتے ہیں اور جو نہیں چاہتے کہ درخت کاٹے جائیں ان کے لئے یہ بڑی اہم خوشخبری ہے۔ آپ نے اکثر سنا ہو گا کہ فلاں ملک میں جنگلات کم ہیں۔ یا جنگلات کم ہو رہے ہیں۔ اس لئے کہ وہاں کے لوگ درختوں کی لکڑی استعمال کرنے کے لئے انہیں سرعت سے کاٹتے ہیں کہ جنگلات میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ جنگلات میں کمی ہو تو ماحولیات پر اثر پڑتا ہے۔ اسی لئے تو ہر سال کہا جاتا ہے کہ درخت لگاؤ اور خوب لگاؤ۔ اور نہ صرف یہ کہ درخت لگاؤ بلکہ ان کی حفاظت کرو۔ تا کہ وہ بچپن ہی میں نہ ختم ہو جائیں۔

ایک وقت تھا کہ درختوں کو بچانے کے لئے بکریوں کو ختم کر دینے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ اس لئے کہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب پودے لگائے جاتے ہیں تو انہیں بکریاں نقصان پہنچاتی ہیں۔ لیکن یہ طریق کوئی مناسب طریق نہیں تھا۔ بکریوں کو بھی زندہ رہنے دیجئے اور پودوں کو بھی زندہ رکھئے۔ ان کی حفاظت کیجئے۔

بہرحال یہ درخت جو تسمانیہ میں پایا گیا ہے۔ یہ ساڑھے دس ہزار سال پرانا ہے اور اس کے ماحول میں کچھ اس کے بچے بھی موجود ہیں کہا جاتا ہے کہ بیس تیس درخت ایسے ہیں جو اسی کے تخم سے پیدا ہوئے ہیں۔ جہاں تک اس درخت کی جڑوں کا تعلق ہے یہ میل میل تک پھیل جاتی ہیں۔ اور اس طرح پھیلنے سے درخت کو مضبوط سے مضبوط تر بنا دیتی ہیں۔

بہرحال آج کی نئی بات ایک تو اس درخت کا معلوم کیا جانا ہے اور دوسرے یہ کہ اب درخت کی عمر معلوم کرنے کے لئے درخت کا تنا کاٹنے کی ضرورت نہیں۔ درخت کے چھلے گننے کے لئے ایک لمبی سی سوئی استعمال کی جاتی ہے جو اپنے ساتھ باہر ایسا گودا لاتی ہے جس سے چھلے بھی گنے جا سکتے ہیں اور یہ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کب کب اس درخت پر اچھا یا برا وقت آیا۔

انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار میں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت سے رنگین ہو کر کرے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آپ کا خط ملا

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت

جلسہ سالانہ کی حسین یادوں میں ایک نہایت اہم چیز حضرت بانی سلسلہ کے مہمانوں کی خدمت ہے۔ ربوہ کا ہر شہری اس بارے میں دوسرے پر سبقت لیجانے میں کوشش کرتا ہے۔ ذیل میں تین ایسے خطوط شائع کئے جا رہے ہیں جو اسی خدمت کے متعلق ہیں۔

خط نمبر ۱۔

مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

آپ نے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۷۶ء کے لئے جو کمرہ برائے مہمانان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جلسہ سالانہ کے انتظام کے سپرد فرمایا تھا۔ اس میں مکرم چوہدری فضل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ میاں چنوں کو ٹھہرایا گیا تھا۔

مکرم چوہدری صاحب کے قیام کے دوران آپ نے ہر طرح ان کا خیال رکھا اور بہت خاطر مدارت کی۔ جس کے لئے نظارت ہٰذا آپ کی شکر گذار ہے۔ اللہ آپ کو جزا دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے رزق اور اخلاص میں برکت عطاء فرمائے۔ آمین۔

والسلام
خاکسار
ناظر ضیافت
۱۳۵۵/۷۶-۱۲-۳۰

خط نمبر ۲

مکرمی برادرم محمد عبداللہ صاحب سلامت باشد

امید ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت تمام ہوں گے۔ حدیث میں آتا ہے۔ جس نے بندوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکریہ نہیں ادا کیا۔ آپ نے جلسہ پر جس خلوص اور محبت سے ہماری خدمت اور خاطر و مدارت کر کے میزبانی کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی آپ کو بہتر جزا دے۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو اس موقعہ پر دعائیں کی ہیں۔ وہ سب آپ کے حق میں قبول ہوں۔ میں بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے رزق میں برکت دے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

یہ خط میں آپ کو بطور شکریہ لکھ رہا ہوں۔ یہ میرا اخلاقی فرض ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ آپ کے اس حسن سلوک کی وجہ سے دل سے دعا نکلتی ہے۔ مہمان نوازی میں زیادہ حصہ گھر کی عورتوں کا ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیک اور مہمان نواز بیوی اور بچیاں دی ہیں۔ آپ خوش قسمت ہیں۔ پھر آپ کی نوکرانیاں بھی بہت خوش خلق اور خدمت گذار ہیں۔ لہٰذا ہماری طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ میری طرف سے سب افراد خاندان کو دعا سلام۔

الراقم چوہدری فضل احمد
صدر جماعت احمدیہ میاں چنوں چک نمبر ۱۴/۷ L۔ ڈاکخانہ اقبال نگر ضلع ساہیوال
۱۵-۱۲-۷۶

میں نے ایک خط افسر جلسہ سالانہ چوہدری حمید اللہ صاحب کو بھی آپ کی مہمان نوازی کا لکھا ہے۔

خط نمبر ۳

مکتوب گرامی آج موصول ہوا یاد آوری کا بہت بہت شکریہ۔ خاکسار کے بارہ میں آپنے ن پاکیزہ جذبات کا اظہار فرمایا ہے اس کے لئے میں آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کے خلوص اور دلی دعاؤں سے بھرپور خط سے جب میں اپنی نام نہاد مہمان نوازی اور خاطر و مدارات کا موازنہ کرتا ہوں تو بڑی ندامت محسوس ہوتی ہے آپ صاحبان کا بال بچوں سمیت سخت سردی میں سفر کی تکالیف برداشت کر کے جلسہ میں شمولیت اختیار کرنا لوہار کی سو ہے اور محض آپ کی معمولی پناہ اور دال روٹی کا ناقص سا بند و بست سنار کی ایک کے برابر ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہم جو کچھ بھی تھوڑا بہت کر پاتے ہیں وہ بھی آپ صاحبان کی قربانی سے بڑھاوا پا کر کرتے ہیں۔ ورنہ اپنی بساط سے بخوبی آگاہ ہیں۔

میں آپ کی بے حساب دعاؤں کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں من و عن قبول فرمائے۔ آمین۔

چوہدری محمد عبداللہ
دارالرحمت شرقی ربوہ

انسان ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامت اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آجاتی ہے اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب

محترم مولانا ابوبکر ایوب

اس عالم ناپائیدار میں میں غالباً موت سے زیادہ یقینی اور اٹل کوئی اور حقیقت نہیں لیکن یہی وہ امر ہے کہ اس کے واقع ہو جانے کے باوجود عرصہ تک دل اس بات کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہوتا۔ انسانی روح مادی جسم کی قید سے آزاد ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو جاتی ہے اور دنیا کے لوگ جانے والے مقدس انسان کی رحلت اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے عظیم خلاء کو محسوس کر کے غم و اندوہ کی تصویر بن جاتے ہیں۔

گزشتہ ماہ محترم مولانا ابوبکر صاحب ایوب فاضل مربی انچارج ہالینڈ کا نہایت قیمتی وجود ہم سے رخصت ہوا۔ خدا گواہ ہے کہ اس مقدس اور بزرگ انسان کی رحلت پر بھی رشک آتا ہے کہ کس طرح انہوں نے عین جوانی میں اپنی زندگی خدمت دین حق کے لئے وقف کی۔ وطن عزیز۔ انڈونیشیا کو خیرباد کہہ کر قادیان میں رہائش اختیار کی اور اپنے آپ کو حصول تعلیم میں ہمہ تن وقف کر دیا۔ آپ کے پرانے ہم مکتب اور وہ لوگ جنہیں آپ کو اس زمانہ میں قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے بتاتے ہیں کہ آپ نے جوانی کا یہ زمانہ حد درجہ محنت و خلوص اور پاک دامنی سے بسر کیا۔ اور اخلاق فاضلہ کا عمدہ نمونہ پیش کیا تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد سے لے کر وفات کے دن تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو میدان دعوت الی اللہ میں بہت لمبا عرصہ نہایت احسن رنگ میں خدمت بجا لانے کی توفیق دی۔

آپ نے ہالینڈ اور انڈونیشیا کی سرزمین میں دن رات (دین حق) کے پیغام کی منادی کی اور اس فریضہ کو سرانجام دیتے ہوئے اہل و عیال سے ہزاروں میل دور غریب الوطنی کے عالم مین اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے جو مولانا صاحب کے حصہ میں آئی کہ آپ نے ساری زندگی دعوت الی اللہ میں گزارتے ہوئے رب جلیل و قدیر کے حضور حاضر ہو گئے۔

عمر کے تفاوت کے وجہ سے مجھے مولانا کے ساتھ لمبے تعارف اور تعلق کی سعادت حاصل نہین۔ آپ سے میری پہلی اور بہت مختصر سی ملاقات اسی سال ۲۶ مئی کو ہیگ میں ہوئی۔ اس کا موقع اس طرح پیدا ہو گیا کہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن ڈنمارک کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۰-۲۱ مئی میں شمولیت کی غرض سے وہاں حاضر ہوا تھا۔ لندن واپس جاتے ہوئے صرف آٹھ دس گھنٹے کے لئے ہیگ میں قیام کرنے کا بھی موقع ملا۔ اس وقت مجھے مولانا ابوبکر ایوب صاحب سے زندگی میں پہلی بار ملنے کا اتفاق ہوا اور یہی مختصر سی ملاقات اب ان کی یادگار رہ گئی ہے کیونکہ ان کی وفات کی وجہ سے میری یہ ان سے آخری ملاقات ثابت ہوئی مولانا صاحب موصوف بہت تپاک سے ملے اور جتنا عرصہ آپ کے پاس بیٹھنے کا موقع ملا آپ مختلف موضوعات پر بہت پر لطف گفتگو فرماتے رہے۔ آپ کی سادہ اور بامذاق طبیعت اور بزرگانہ شخصیت نے دل پر گہرا اثر چھوڑا۔ اس سفر میں مکرم برادرم محمد اسلم صاحب جاوید اور مکرم برادرم خالد اختر صاحب میرے ساتھ تھے شام کو جب ہم تینوں نے رخصت کی اجازت چاہی تو علالت طبع کے باوجود آپ نے اصرار فرمایا کہ میں آپ کے ساتھ اسٹیشن تک ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور گاڑی کے روانہ ہونے تک ہمارے ساتھ رہے۔ رات کے وقت آپ کی اس تکلیف فرمائی کا ہماری طبیعتوں پر گہرا اثر تھا اس ملاقات کے موقع پر آپ کے ساتھ چند تصاویر بھی اتروائیں اور آپ نے کلام الٰہی کے ایک حصہ کی تلاوت بھی ریکارڈ کروائی۔

محترم مولانا ابوبکر ایوب صاحب فاضل عالم باعمل تھے۔ بلاشبہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم و عمل کی دولت سے حصہ وافر عطا کیا تھا۔ آپ بے شمار اوصاف حمیدہ سے متصف اور بہت خوبیوں کے مالک تھے عام طور پر کہا جاتا ہے اور بہت حد تک یہ بات صحیح بھی ہے کہ انسان کی خوبیوں اور کمالات کا اندازہ اس کے گزر جانے کے بعد ہوتا ہے مولانا موصوف کی وفات کے بعد آپ کی زندگی کے بعض ایسے پہلو نمایاں ہوئے ہیں جن سے آپ کی بلند پایہ شخصیت اور بھی ممتاز ہو جاتی ہے (-) انسان کے مرنے کے بعد اس کا ذکر خیر اس کے حسن سیرت کا آئینہ دار ہوتا ہے اور یہ سعادت مولانا ابوبکر ایوب صاحب کے حصہ میں آئی کہ نہ صرف آپ کے دیرینہ رفقائے کار اور دوست احباب نے آپ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ کیا بلکہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے خطبہ جمعہ میں بطور خاص آپ کی خدمات جلیلہ اور اخلاص کا ذکر فرمایا۔ اور آپ کے حق میں بلندی درجات کی دعا فرمائی۔

مرکز کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار کو ۲۷ ستمبر سے ہالینڈ مشن میں عارضی طور پر کام کرنے کا موقع مل رہا ہے یہاں آنے کے بعد میں نے یہ بات خاص طور پر محسوس کی ہے کہ نہ صرف احباب جماعت پر بلکہ غیراز جماعت احباب پر بھی محترم مولانا ابوبکر ایوب صاحب فاضل بلند پایہ شخصیت کا بہت نمایاں اور پائیدار اثر ہے۔ ہر ایک کو آپ کا مداح پایا مختلف مجالس میں آپ کا ذکر ہوتا رہتا ہے اور احباب جماعت آپ کی نمایاں خوبیوں کو اس محبت اور عقیدت سے بیان کرتے ہیں کہ دل رشک کے جذبات سے بھر جاتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہر ایک شخص سے آپ کا ذاتی تعلق تھا۔ باوجود اس امر کے کہ آپ جب دوبارہ ہالینڈ تشریف لائے تو شروع ہی سے کسی قدر علیل تھے، آپ نے تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا جس سے زائرین کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ آپ کی سادہ اور شگفتہ طبیعت بھی اس کشش کا باعث تھی۔

آپ کاموں میں بہت باقاعدہ مالی امور میں بہت محتاط، خوش پوش ظاہری و باطنی صفائی کا خیال رکھنے والے محنتی اور سلسلہ کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھنے والے تھے۔ نواحمدی ڈچ احباب کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ اور انہیں اپنے سیکھے ہوئے علم کو استعمال کرنے کے علمی مواقع بھی مہیا فرماتے تھے۔

الغرض آپ ان گنت خوبیوں کے مالک تھے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی مخلصانہ خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اور جنت میں خاص مقام قرب عطا کرے۔ ہمیں آپ کے اوصاف حسنہ کا وارث بنائے۔ آمین۔

یادرفتگان

محمد منظور احمد خان ایاز

خان محمود خان صاحب

خاکسار کے والد بزرگوار خان محمود خان صاحب ایک لمبا عرصہ تا وفات ۱۹۵۴ء جماعت احمدیہ لودھراں (ملتان) کے پریذیڈنٹ رہے ان کا معمول تھا تقسیم ملک سے قبل مرکز سے جید علماء ہر سال تربیت جماعت کے لئے مدعو فرماتے تھے چنانچہ ان علماء کرام کا قیام ہمارے غریب خانہ پر ہوتا تھا۔

ہم اہل خانہ بھی مستفید ہوتے تھے۔ ان علماء میں سے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی اکثر و بیشتر تشریف لاتے رہے ان کی مجالس میں شمولیت کا شرف حاصل رہا۔

جس کمرہ میں حضرت راجیکی کا قیام تھا خاکسار ان ایام میں طالب علم تھا اس وقت موجودہ جناح کیپ کا رواج نہیں تھا ہر خورد و کلاں پگڑی کا استعمال کرتا تھا ان کی موجودگی میں خاکسار خود اور والد بزرگوار پگڑی باندھ رہے تھے میں دایاں ہاتھ استعمال کر رہا تھا اور والد صاحب بایاں ہاتھ۔ مولانا موصوف نے بڑے سبق آموز طریق سے والد صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ کا بیٹا اس وقت آپ سے سبقت لے گیا کیونکہ دائیں ہاتھ سے کام کرنے کا حکم ہے۔

انہی ایام میں مولانا موصوف بیت الاحمدیہ لودھراں جو شہر میں واقع تھی نماز جمعہ پڑھا رہے تھے کہ اچانک ان کے پیٹ میں درد ہوا اور رفع حاجت کے لئے خاکسار کو لیا اور بیت الخلا سے فراغت کے بعد فرمایا کہ بیٹا ایسی حالت میں امام اپنی جگہ دیگر شخص کو کھڑا کر کے جا سکتا ہے۔ مولانا موصوف کو دال ماش بڑی مرغوب تھی چونکہ خاکسار کی والدہ محترمہ بھوپال کی تھیں ان کے ہاتھ کی پکائی ہوئی دال بہت پسند تھی۔ خاکسار اکثر و بیشتر دعا کے لئے مکتوب بھجواتا تھا جس کا بالالتزام جواب آپ کی نصائح کے ساتھ موصول ہوتا۔ یہ تمام خطوط خاکسار کے پاس سرمایہ حیات ہیں۔

آپ صاحب کشف اور رؤیا تھے۔ ایک دفعہ اپنے ایک بزرگ منشی محمد صادق صاحب مختار عام کی معیت میں ربوہ حاضر ہوا دعا کی درخواست کی جسے آپ نے شرف قبولیت بخشا اور تمام حاضرین کے ساتھ دعا کی اور فرمایا کہ آپ کتنے خوش نصیب ہیں کہ اس دعا میں ہمارے آقا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی شمولیت فرمائی۔

آپ جہاں جید عالم تھے وہاں آپ ایک حاذق حکیم تھے ان کی آمد پر والد بزرگوار نے ایک ضخیم حکمت کی کتاب جو انگریز نے فارسی میں لکھی تھی پیش کی اس کا نام "مجربات فرنگی" تھا یہ کئی ہزار صفحوں پر مشتمل تھی آپ نے یہ نایاب تحفہ وصول کر کے بہت دعا دی۔ آئندہ خط و کتابت میں تاکید فرمایا کرتے کہ بچوں کی بیماری پر دعا کے ساتھ بیماری کی تفصیل لکھا کرو تاکہ مناسب نسخہ تجویز ہو۔ یہ سلسلہ خط و کتابت ان کی وفات تک جاری رہا۔

خاکسار نے ۱۹۳۹ء میں میٹرک کا امتحان دیا تھا اسی سال جلسہ سالانہ قادیان جانے کی پہلی بار سعادت نصیب ہوئی چنانچہ خدام الاحمدیہ لودھراں کی قیادت میں جلسہ پر لوائے احمدیت کی حفاظت پر ڈیوٹی تھی۔ سخت موسلا دھار بارش اور کثرت سے اولے پڑے جلسہ گاہ خالی ہو گئی لیکن ہم ڈیوٹی پر موجود رہے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خود تشریف لا کر

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ۔ واقعات ۔ شخصیات

امریکہ اور چین میں تجارتی جنگ

امریکہ نے چین کے ساتھ طویل عرصہ سے جاری تنازعہ کے تصفیہ کی کوششوں میں ناکامی کے بعد چین کے خلاف وسیع پیمانہ پر تجارتی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ بی بی سی کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان یہ تنازعہ امریکہ کے اس الزام پر مرکوز تھا کہ چین کاپی رائٹ کے قوانین کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اور امریکی سامان کی ناجائز نقلیں تیار کر رہا ہے۔ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ ۲۶۔ فروری سے ایک ہزار ملین ڈالر کی مالیت کی چینی درآمدات پر ایک سو فی صد محصول عائد کیا جائے گا۔ ان درآمدات میں جوتے بجلی کا سامان اور سائیکلیں شامل ہیں۔ امریکہ کے تجارتی نمائندے مسٹر کینٹر نے کہا ہے کہ اس صورت میں جبکہ تیزی سے فروغ حاصل کرنے والی سخت مقابلے سے دوچار صنعتوں کے مفادات چین میں قربان کئے جارہے ہیں امریکہ خاموش نہیں رہ سکتا۔

مسٹر کینٹر نے اپنی پریس کانفرنس میں ان اشیاء کے نمونے دکھائے جن کی نقلیں چین میں تیار ہو رہی ہیں ان میں کمپیوٹر کے سافٹ ویئر سے لے کر کورن فلیکس تک شامل ہیں۔ مسٹر کینٹر نے کہا کہ یہ امریکہ کی تاریخ کی سب سے بڑی تجارتی جوابی کارروائی ہے۔

چین نے امریکہ کی اس کارروائی کے جواب میں امریکہ کی تمام مصنوعات پر ایک سو فیصد محصول عائد کر دیا ہے۔ بیجنگ میں ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ جوابی کارروائی چین کی حاکمیت اور وقار کے تحفظ کے لئے ضروری تھی۔

☆ ○ ☆

الجزائر کا فرانس پر الزام

الجزائر نے بے مثال قربانیاں دے کر فرانس سے آزادی حاصل کی تھی دور حاضر میں آزادی حاصل کرنے کے لئے قربانیاں دینے کے اعتبار سے الجزائر کو ایک مثال سمجھا جاتا ہے۔ تاہم اس شدید تلخی کے باوجود جب فرانسیسی رہنماؤں نے سمجھا کہ اب الجزائر پر قبضہ برقرار رکھنا بے سود ہے تو انہوں نے الجزائر کو آزادی دے دی۔ جب سے اب تک الجزائر کے فرانس سے اچھے خوشگوار تعلقات برقرار چلے آرہے ہیں۔ لیکن گذشتہ چند سال سے الجزائر میں جو خانہ جنگی کی سی کیفیت چلی آرہی ہے اس نے فرانس اور الجزائر کے تعلقات کو کشیدہ کر دیا ہے۔ الجزائر میں فوج کی حمایت سے قائم کردہ حکومت کے خلاف مسلمان انتہاپسند لڑائی کی سی کیفیت پیدا کئے ہوئے ہیں اور باوجود کوشش کے اس کا کوئی حل نہیں نکل سکا۔ اب الجزائر کی حکومت نے فرانس کے صدر فرانکوئس متراں پر شدید حملہ کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے الجزائر کے بحران کے حل کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں وہ حقارت سے مسترد کی جاتی ہیں یہ تجاویز الجزائر کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہیں۔ اور یہ کہ فرانس کی طرف سے ایسی کوئی بھی کوشش ناکام بنا دی جائے گی۔ الجزائر کے سرکاری ریڈیو نے عربی اور فرانسیسی میں ایک نشریہ میں کہا ہے کہ یہ تجاویز صدر متراں کی ناکام پالیسیوں میں ایک اور اضافہ ہے۔ ریڈیو نے کہا ہے کہ یہ تجاویز فرانسیسی صدر کی آزاد ملک سے نفرت کا مظہر ہیں۔

الجزائر کی حکومت اپوزیشن کی طرف سے ملک میں ایک عبوری حکومت کے قیام اور اس کے تحت نئے انتخابات کے انعقاد کی تجاویز کو پہلے ہی مسترد کر چکی ہے۔

الجزائر کے صدر نے اس سال کے آخر تک نئے عام انتخابات کا اعلان کیا تھا مگر بڑی اپوزیشن پارٹی اسلامک سالویشن فرنٹ پر پابندی بدستور برقرار رکھی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس پابندی کی صورت میں عام انتخابات کے انعقاد سے مسئلہ حل ہوتا دکھائی نہیں دیتا تین سال پہلے اسلامک سالویشن فرنٹ کی عام انتخابات کے پہلے مرحلے میں کامیابی کے بعد انتخابی نتائج کو کالعدم قرار دے دیا گیا تھا جس کے بعد ملک میں فسادات شروع ہو گئے جس میں اب تک دونوں اطراف سے مجموعی طور پر ۳۰ ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

فرانس کی تازہ تجویز کہ اپوزیشن کی تجاویز پر بات چیت کی جائے' اس کی ماضی کی پالیسی سے انحراف ہے جس کے مطابق فرانس کا کہنا تھا کہ الجزائر اپنے معاملات خود ہی طے کرے۔ اب وہ چاہتے ہیں کہ الجزائر کے معاملات میں یورپین یونین مداخلت کرے اور حکومت اور اپوزیشن کے درمیان بات چیت کرائے۔

☆ ○ ☆

یمن کی سرحد سے سعودی فوجوں کی واپسی

یمن نے بتایا ہے کہ سعودی عرب نے اس کی سرحدوں سے اپنی فوجیں واپس بلالی ہیں۔ پچھلے چندہ ماہ سے سعودی عرب اور یمن کے تعلقات بہت کشیدہ ہو گئے تھے اور دونوں ملکوں کی فوجیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے آگئی تھیں اور دونوں ملکوں کے درمیان جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا لیکن بعد میں دونوں ملکوں نے مصالحت کی راہ اختیار کر لی۔

مصر کے صدر حسنی مبارک نے دونوں ممالک کے درمیان مصالحت کنندہ کا کردار کامیابی سے ادا کیا اور اب دونوں ملکوں کے درمیان جنگ کا خطرہ ٹل چکا ہے۔

سال بھر پیشتر جنوبی یمن نے شمالی یمن سے جو بغاوت کی تھی اس کو سعودی عرب کی حمایت حاصل تھی اور سعودی عرب اور گلف ممالک نے باغی حکومت کو تسلیم بھی کر لیا تھا۔ لیکن یمن کی افواج نے آخر کار بغاوت کو کچل دیا اور باغی بھاگ کر سعودی عرب اور گلف ممالک میں پناہ گزین ہو گئے تھے۔ اس کے بعد سے سعودی عرب کے تعلقات یمن سے بگڑ گئے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ دو مسلم ممالک کے درمیان تنازعہ اب طے پا گیا ہے۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ۳

بالکل بے پرواہ نہ ہو جاؤ کہ بہت سی خرابیاں اسی ابتدائی غفلت سے پیدا ہوتی ہیں۔

ماں اپنے بچے کو باہر بھیج کر خوش ہے کہ مجھے کچھ فرصت مل گئی لیکن اسے کیا معلوم ہے کہ میرا بچہ کن کن صحبتوں میں گیا۔ اور مختلف نظاروں سے اس نے اپنے اندر کیا برے نقش لئے جو اس کی آئندہ زندگی کے لئے نہایت ضرر رساں ہو سکتے ہیں۔ پس احتیاط کرو کہ اس وقت کی تھوڑی سی احتیاط بہت سے آنے والے خطروں سے بچانے والی ہے۔

خود نیک بنو اور خدا پرست بنو کہ تمہارے بچے بھی بڑے ہو کر نیک اور خدا پرست ہوں۔

(الفضل ۱۰۔ ستمبر ۱۹۱۳)

بقیہ صفحہ ۵

خاکسار کو گلے لگایا اور ثابت قدمی پر دعا دی۔

بزرگان کا یہ لائحہ عمل بچپن سے تربیت اولاد ایک کارگر نسخہ ہے۔ خاکسار کے والد بزرگوار نے اس پر بھرپور توجہ دی جس کے نتیجہ میں ایک لمبا عرصہ خدمت دین کے مواقع میسر آئے۔

۱۹۴۴ء میں جب خاکسار باقاعدہ ملازم ہوا تو والد بزرگوار نے میرے نام اراضی منتقل کر کے امیر جماعت احمدیہ ملتان مکرم شیخ فضل الرحمن صاحب اختر کو تحریر فرمائی اور مجھے نصیحت فرمائی کہ پہلی تنخواہ ملنے پر نظام وصیت سے منسلک ہو جاؤ۔ خاکسار نے فوراً تعمیل کی۔

ان دنوں خاکسار قائد مجلس خدام الاحمدیہ تھا۔ اور مکرم صاحبزادہ میاں مظفر احمد صاحب (ایم۔ ایم۔ احمد) ہماری مجلس کے فاضل رکن تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ملتان تشریف لاتے تو موصوف کی کوٹھی پر فروکش ہوتے تھے۔ اور خاکسار مع خدام کے رات کو ڈیوٹی دیتے تھے۔ ہم جذبہ خدمت سے سرشار ہو کر برآمدے میں پہرہ کے وقت لاٹھی فرش پر مارتے۔ لاٹھی لگنے سے آواز گونجتی تھی ایک رات بارہ بجے کے بعد حضرت صاحب نے کمرہ سے باہر جھانک کر بڑی شفقت سے فرمایا پہرہ کے لئے اللہ آپ کو جزا دے مگر مجھے سونے کا موقع دیں۔

اس کوٹھی کے لان میں خیمے نصب کئے جاتے تھے جہاں حضرت امام جماعت الثانی ظہر کے بعد معززین شہر سے ملاقات فرماتے تھے۔ ایک دفعہ خاکسار آپ کے پاؤں دبانے کی سعادت حاصل کر رہا تھا معززین کی آمد پر آپ نے نہایت شفقت سے پاؤں دبانے سے منع کیا اور اپنے پہلو میں بیٹھنے کا اعزاز بخشا۔

والد بزرگوار کی نصیحت تھی کہ ہمیشہ بزرگان سلسلہ سے دعاؤں کا رابطہ قائم رکھو اور حسب توفیق ان کی خدمت میں نذرانہ بھجوایا کرو خاکسار نے باوجود قلیل مشاہرہ کے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ایک حقیر رقم بذریعہ منی آرڈر ہر ماہ بھجواتا رہا جسے آپ کمال شفقت سے قبول فرماتے اور دعاؤں سے مستفید فرماتے۔ ان کے مبارک دستخطوں کی رسیدات خاکسار کا سرمایہ حیات ہیں۔ "دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ان شذرات کی مندرجہ ہدایات پر ہمارے خدام و دیگر احباب کو عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے"۔

عامرہ سعید اپنے ایک مضمون میں جو نیوز انٹرنیشنل ۲۵۔ نومبر ۱۹۹۴ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے کہتی ہیں:۔

ہم نے پاکستان میں کوئی ایسا متبادل معیار قائم نہیں کیا جس سے یہ پتہ چلے کہ ایک مسلم قوم سوائے سماجی اقتصادی اور تعلیمی طور پر پس ماندہ ہونے کے کچھ اور بھی ہو سکتی ہے۔ یہ کہ ایک مسلم سوسائٹی میں رواداری ہو۔ اور صحیح معنوں میں وہ جمہوریت کی پابند ہو ٹیکنالوجی اور تعلیم کے لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک کے برابر ہو اپنی ضرورت سے زیادہ پیداوار حاصل کرتی ہو۔ تجارت میں ایک قابل اعتماد ساتھی بن سکے۔ ایک ایسا سماج جہاں ہر شخص کی برابری پر بہبود کا انتظام ہو اور ہمارے ملک کے جو قدرتی اور افرادی وسائل موجود ہیں ان کے مطابق بہبود کو فروغ دیا جائے۔ یہ وہ بات نہیں ہے جو موجودہ وقت میں پاکستان میں ایک حقیقت سمجھی جا سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم عبدالرحیم صاحب یونس بیت المحمود سے آتے ہوئے سیڑھی کے اوپر سے پھسل کر گر گئے کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم گلزار احمد صاحب چنیوٹ بعارضہ قلب اور ان کی اہلیہ محترمہ شوگر اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے علیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفاء کاملہ عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے نجات بخشے۔

○ مکرم نعیم الدین بھٹی صاحب کارکن دفتر صدر۔ صدر انجمن احمدیہ گذشتہ پونے دو ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور اب فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب دار الصدر غربی ربوہ مختلف جسمانی عوارض سے علیل ہیں ان کی صحت کاملہ اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

○ مکرم عاصم محمود صاحب ابن مکرم خالد محمود صاحب (وفات یافتہ) گلبرگ لاہور کا نکاح مکرم محمد انور صاحب قریشی مربی سلسلہ نے مورخہ ۳۰۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو سیالکوٹ میں عزیزہ مکرمہ شبیہ طارق صاحبہ بنت مکرم طارق محمود صاحب مقیم کینیڈا سے چھ ہزار ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بہت مبارک بنائے۔

○ مکرم منظور احمد صاحب ابن چوہدری محمد صادق صاحب حال جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ نزہت رشید صاحبہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ دس ہزار حق مہر پر مکرم محمد انور صاحب قریشی مربی سلسلہ نے سیالکوٹ میں مورخہ ۲۸۔ جنوری ۱۹۹۵ء پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے برکتوں اور فضلوں کا باعث بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم یار محمد خان صاحب مورخہ ۹۴۔ ۱۲۔ ۴ بعمر ۸۲ سال لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔

آپ محترم سید محمود عالم صاحب (وفات یافتہ) سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے بڑے داماد اور حضرت صوفی احمد جان (رفیق بانی سلسلہ) کے نواسے تھے۔

آپ کا جنازہ محترم بشیر احمد صاحب زیروی نے پڑھایا اور ماڈل ٹاؤن کے احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترم دریا خان صاحب گرگیز صدر جماعت احمدیہ خدا آباد ضلع بدین مورخہ ۲۳۔ دسمبر ۹۴ء صبح ساڑھے تین بجے مختصر علالت کے بعد حیدر آباد میں وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے اس لئے آپ کی میت کوٹری سے ربوہ لائی گئی۔ مورخہ ۲۴۔ دسمبر بعد مغرب محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ ہی نے دعا کرائی۔ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

امراء ٗصدران ٗمربیان ٗ بزرگان سلسلہ ٗسیکرٹریان وقف نو کی خدمت میں گذارش

○ آیئے! رمضان المبارک میں اپنی سجدہ گاہوں کو دعاؤں سے تر کریں اور کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ اس صدی کو واقفین نو کی صدی بنا دے۔ آمین۔

(از وکالت وقف نو)

فہرست معاونین خصوصی بغرض دعا

○ سال نو کے وعدوں میں سے معاونین خصوصی کے معیار کے وعدے بغرض دعاء حضرت امام جماعت احمدیہ (ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں) کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ اس میں وہ بچے بھی شامل کئے جا رہے ہیں جو کم از کم یکصد روپے کا وعدہ پیش کرتے ہیں اس لئے مقررہ فارم میں اس معیار کے بچے کے وعدہ کے ساتھ "ب" کا نشان ضرور ظاہر کیا جائے۔ یہ فہرست دفتر ہذا کی روائتی فہرست بابت ۲۹۔ رمضان کے علاوہ ہو گی تاکہ نمایاں قربانی کرنے والے مرد و زن و بچگان بھی حضرت صاحب کی دعاؤں سے مستفیض ہو سکیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سستے چاولوں کی دستیابی

○ محمد سعید اینڈ سنز احمد نگر رائس ملز نے بھی رمضان المبارک میں چاول باسمتی ۳۸۵ رعائتی نرخ ۲۵-۸ روپے فی کلوگرام پر فروخت کرنے کی سہولت دی ہے۔ جو مندرجہ ذیل سنٹرز پر دستیاب ہیں۔

۱۔ دار الیمن وسطی : ناصر کریانہ سٹورز

۲۔ طاہر آباد : محمد ادریس کریانہ سٹورز

۳۔ دار العلوم شرقی : سردار محمد کریانہ سٹورز

اس سے قبل شہاب رائس ملز کی طرف سے مندرجہ ذیل سٹورز سے بھی چاول مہیا کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ دار النصر غربی : پرنس کریانہ سٹورز

۲۔ دار الرحمت رحمت بازار : شہاب رائس ملز کی دوکان

ایاز محمود احمد خاں

صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

تبدیلی سائیکل

○ مورخہ ۹۵-۱-۳ کو فینسی شاپنگ سنٹر (رحمت بازار) ربوہ سے کوئی دوست غلطی سے اپنا پرانا سائیکل چھوڑ کر ایک دوست کا نیا سائیکل لے گئے ہیں۔ براہ کرام اپنا سائیکل اشفاق احمد صاحب مکان ۱۹۶۔ دار الفتوح ربوہ سے بدل لیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۸۹۰ میں فضل اللہ خان تیمور ولد دلاور خان صاحب قوم مغل برلاس پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ شہر و ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فضل اللہ خان تیمور محلہ احمدیہ چکوال گواہ شد نمبر ۱ ملک نذیر احمد پنوال روڈ چکوال گواہ شد نمبر ۲ مبارک احمد احمدیہ محلہ چکوال۔

مسل نمبر ۲۹۸۹۱ میں صدیقہ بیگم زوجہ منشی اللہ رکھا صاحب قوم بھگت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۱۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیور طلائی وزنی ۵۰ گرام مالیتی۔ ۱۶۰۰۰ ہزار روپے۔ ۲۔ حق مہر۔/۴۰۰۰ ہزار روپے۔ کل جائیداد۔/۲۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صدیقہ بیگم ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری ناصر احمد امیر جماعت احمدیہ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۲ منشی اللہ رکھا وصیت نمبر ۱۲۳۵۰ خاوند موصیہ۔

بقیہ صفحہ ۱

زینت ہے۔ زینت کا یہ مطلب نہیں کہ فیشن کرو اور مہنگے مہنگے کپڑے خریدو اور گوٹہ کناری لگاؤ۔ جو زینت محمدؐ رسول اللہ کی زینت ہے وہی زینت ہے اور جو عورتیں صاف بدن پاک بدن ہوں اور اچھے کپڑے ان معنوں میں پہنیں کہ صاف ستھرے نظیف ہوں اور خوشبو لگائی ہو تو وہ لازماً سکینت کا سامان بنیں گی۔ پس یہاں امیر اور غریب کی بحث نہیں ہے۔ ہر شخص جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ وہ آپ کی زینت اخذ کر سکتا ہے۔ یہ اصول ہے اسے اچھی طرح یاد رکھیں۔ یہ ناممکن ہے کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ امیروں کے تو رسول ہوں اور غریبوں کے نہ ہوں۔ یہ وہ رسول ہے جو ہر تفریق مٹا دیتا ہے۔ مشرق کا بھی ہے۔ مغرب کا بھی ہے۔ مختلف ملکوں کے بدلتے ہوئے فیشن آپ کے طرز زندگی سے مختلف نہیں ہو سکتے۔ یعنی ہر قوم اگر چاہے تو آپ کا فیشن اختیار کر سکتی ہے اور وہ فیشن بنیادی طور پر پاکیزگی ہے۔ نظافت ہے اور یہ ہر کسی کے بس میں ہے۔ اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ گھر سلیقے کے رکھیں اور گھر کا ماحول صاف ستھرا رکھیں۔

(از خطبہ ۲۶۔ مارچ ۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11- فروری-1995ء
بادل چھائے ہوئے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ ایڈیشنل سیشن جج لاہور نے بین الاقوامی سطح پر مشہور توہین رسالت کیس میں دو مسیحی ملزموں سلامت مسیح (عمر ۱۴سال) اور رحمت مسیح (عمر ۴۰سال) کو توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت اور پچیس پچیس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنا دی جبکہ دفعہ ۲۹۸-اے میں دو دو سال کی قید کا حکم سنایا ہے۔ لاہور کی عدالتی تاریخ میں یہ پہلا فیصلہ ہے کہ توہین رسالت میں کسی کو موت کی سزا سنائی گئی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے مرکزی رہنما رکن قومی اسمبلی شیخ رشید احمد کو انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے ناجائز کلاشنکوف رکھنے کے جرم میں ۷ سال قید بامشقت اور دو لاکھ روپے جرمانہ کی سزا کا حکم سنا دیا۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں شیخ رشید احمد کو مزید دو سال قید بامشقت بھگتنا ہوگی۔ فی الحال مختصر حکم سنایا گیا ہے جبکہ تفصیلی فیصلہ کا اعلان پیر کو کیا جائے گا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ فرقہ واریت کی سازشوں کو آہنی ہاتھوں سے کچل دیا جائے گا۔ امن عامہ کی صورت حال کا معاملہ اتنا پیچیدہ ہو گیا ہے کہ اب مسجدوں اور امام بارگاہوں پر حملے کئے جارہے ہیں انہوں نے کہاکہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے ہر مسلمان کوشش کرے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم اقتدار کو اپنی ذاتی خواہشات کی تسکین کی بجائے عوامی خدمت اور خدا کی خوشنودی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

○ سیالکوٹ سے مسلم لیگ (ن) کے رکن قومی اسمبلی اشفاق تاج نے بھی حکومت کی حمایت کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے وزیراعظم بینظیر بھٹو سے ملاقات کی اور انہیں اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

○ کالاباغ کے علاقے میں نواب آف کالاباغ اور ان کے مخالف دھڑے میں خونریز تصادم کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ انتظامیہ نے دونوں قبائل کو غیر مسلح کرنے کے لئے رینجرز کے دستے وہاں متعین کر دیئے ہیں۔

○ مسلم لیگ کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے شیخ رشید کو سزا دینے کے عدالتی فیصلے کو حکومتی فیصلہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ شیخ رشید کو صفائی کا موقعہ دیئے بغیر سزا سنا دی گئی ہے۔ ہم حکومت کو اس طرح کا ظلم اور من مانی کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہاکہ مسلم لیگ

اور اس کی حامی جماعتیں اس کے خلاف بھرپور احتجاج کریں گی اور جو ہم سے بن پڑے گا کریں گے۔

○ نائب امریکی وزیر خارجہ رابن رافیل نے کہا ہے کہ کشمیر کا جھگڑا ایٹمی جنگ تک پھیل سکتا ہے۔ امریکہ کو پاکستان اور بھارت کے درمیان میزائل کی دوڑ پر تشویش ہے انہوں نے کہاکہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کی جائیں۔ اسی طرح پاکستان اور بنگلہ دیش میں بھی انسانی حقوق کی صورت حال ملی جلی ہے۔ جس کی مثال مسیحیوں اور قادیانیوں پر توہین رسالت کے الزامات ہیں۔

○ امریکہ کی نائب وزیر خارجہ رابن رافیل نے کہا ہے کہ امریکہ کو بھارت کو سلامتی رکن کا مستقل رکن بنانے کی حمایت کرنی چاہئے۔ کیونکہ بھارت بڑا اور جمہوری ملک ہے۔ انہوں نے کہاکہ امریکہ جاپان اور جرمنی کو بھی اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مستقل رکن بنانے کے حق میں ہے۔

○ میاں چنوں میں دہشت گردوں نے پہلے فقہ جعفریہ سے تعلق رکھنے والے دو افراد کو قتل کیا اور اس کے بعد مسجد کے باہر اندھا دھند فائرنگ کر کے ۳-افراد کو ہلاک کر دیا۔

○ چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر میاں چنوں میں دہشت گردی کی ایک اور واردات میں ۷-افراد کو ہلاک اور سات کو زخمی کر دیا گیا۔ دونوں وارداتوں میں ملزم فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں کے نتیجہ میں سات بھارتی فوجی ہلاک اور گیارہ زخمی ہو گئے۔ ان جھڑپوں میں دو مجاہدین بھی شہید ہو گئے۔

○ پاکستان نے امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں دھماکے کا ملزم رمزی یوسف امریکہ کے حوالے کر دیا۔

○ حکومت نے حزب اختلاف کے رکن قومی اسمبلی شیخ رشید کی رکنیت معطل کرنے کے لئے نااہلی کا ریفرنس سپیکر کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ مساجد میں لاؤڈ سپیکر پر پابندی کے خلاف منڈی بہاوالدین میں خواتین نے جلوس نکالا۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634